تاکہ مجرموں کا راستہ
بلکل واضح ہو جائے

بقلم

الشيخ أبو محمد المقدسي

یہ اُس کے لیے قطعاً سودمند نہیں ہے جو دشمنانِ دین سے مخالفت رکھتا ہو اور اُن کے باطل کو ختم کرنے کی جدوجہد کرتا ہو، کہ وہ اُن سے متعلق اللہ کے احکامات سے آگہی کو نظرانداز کرے، مُبادا یہ کہ وہ اُن کی طرف لاشعوری کی حالت میں متوجہ ہو اور اُن کے متعلق اچھا گمان کرے اور یہ خیال کرے کہ وہ دائرۂ اسلام ہی کے اندر ہیں۔

میں چند نوجوانوں کو جانتا ہوں جنہیں اُن کے جذبے نے میدانِ جہاد کی طرف رُخ کرنے اور ہتھیار اُٹھانے پر اُبھارا، لیکن جب وہ پکڑے گئے، تو مجھے یہ جان کر حیرانی ہوئی کہ وہ اُن لوگوں سے جنہوں نے انہیں پکڑا ہے ایسے پیش آئے کہ جیسے وہ مسلمان ہوں - اِنہوں نے اُن کے وعدوں پر یقین کیا اور بازپُرس کے دوران اُن سے جھوٹ بولنے یا اُنہیں دھوکہ دینے سے گریز کرتے؛ اِنہوں نے معمولی سے معمولی بات کا بھی اُن کے سامنے نہایت راست گوئی سے یہ سوچتے ہوئے اعتراف کرلیا کہ یہ سب کرنے سے اُن پر رحم کیا جائے گا۔ (جبکہ) اِن اعتراف کرلینے والوں کو پھر غیر منصفانہ، ظالمانہ اور طویل قید کی سزا بھگتنا پڑتی ہے۔ (اِن) مجرموں سے متعلق اللہ کے احکامات سے ناواقفیت، اور گرفتار کرنے والوں کی اپنے کافر اِتحادیوں سے وفاداری سے انجان پن ہی اُنہیں بازپُرس کرنے والوں میں یقین کرنے کی راہ دِکھلاتا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھ پائے کہ یہ لوگ مؤمنین سے متعلق کسی رشتہ داری یا معاہدوں کا لحاظ نہیں کرتے، اور یہ اُن کی مجاہدین کے خلاف سازش اور دغابازیوں سے ناواقف تھے، اور یہ کہ اِن (لوگوں) کی بنیاد ہی دھوکہ دہی، جھوٹ اور دغابازی ہے۔

میں ایک شخص کو جانتا ہوں جو حافظِ قرآن تھا اور بہت صابر اور متحمل تھا، اُسے تکالیف پہنچائی گئیں، مارا پیٹا گیا، ظالمانہ تشدد کیا گیا تاکہ وہ اُن چیزوں کا اعتراف کرے جو اُسے طویل قید میں ڈال دے۔ مگر وہ ثابت قدم رہا اور اُس پر ڈھائی گئی تکالیف اور تشدد کے باوجود اُس نے اعتراف کرنے سے انکار کردیا۔ تب اُسے پکڑنے والوں نے اُس کے ساتھ دھوکے اور مکّاری کا راستہ اِختیار کیا۔ پکڑے جانے سے پہلے یہ بھائی ایک مسجد میں امام تھے، تو اُنہوں نے اِنہیں بازپُرس کیلئے ایسے شخص کے سپرد کردیا جو اُن کی مسجد میں اُن کے پیچھے نماز پڑھتا تھا۔ اُس بندے نے اپنا تعارف کروایا اور اُنہیں یاد دِلایا کہ وہ اُن کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا، اور اُن سے وعدہ کیا کہ اگر وہ اقبالِ جرم کرلیتے ہیں تو وہ اُن کی مدد کرے گا اور اُنہیں کورٹ (عدالت) نہیں لے جائے گا۔ تو باوجود اُس تشدد میں ثابت قدم رہنے کے کہ جسے کچھ ہی لوگ برداشت کرسکتے ہیں، اب ایک مار سہے بغیر ہی

اُس کے وعدوں کا اعتبار کرتے ہوئے اُس کے سامنے اعتراف کرلیا۔ پس اُنہوں نے مکّاری، چالاکی، (جھوٹے) وعدوں اور جھوٹے حلفوں سے وہ حاصل کر کیا جو مار پیٹ اور تشدد سے نہ حاصل کر سکے۔ اُس بھائی کو اُن کے وعدوں پر اعتبار اور یقین کا خمیازہ جیل کی سلاخوں کی صورت میں بھگتنا پڑا۔

یقیناً وہ بھائی پہلے اِن بدکاروں کو مُلحد نہیں سمجھتا تھا اور یہ شاید اِس لیے کہ اُن بدکاروں کی حقیقت اُس کے سامنے واضح نہ تھی، اور اُس بار پُرس کرنے والے کی نماز اُس کے نزدیک بہت معنی رکھتی تھی۔ لیکن یہ ایک بہت بڑی غلطی ہی جس کی وجہ سے اُسے اب تک دس سال قید میں سہنے پڑے، اللہ اُنہیں رہائی دِلائے۔

میں ایک ایسے شخص کو بھی جانتا ہوں جسے جنگل میں ایک بم ملا، پس وہ اِسے اپنے ساتھ گھر لے آیا۔ پھر ایک لمحے کو اُسے مہلک واحمقانہ خیال آیا، اور اُس نے نیک شہری (جیسا کہ سمجھا جاتا ہے) بننے کا فیصلہ کیا، اور وہ پولیس کے پاس چلا گیا۔ کہ جنہیں اُس نے غیر معمولی طور پر اِس مرتبہ مُلحد گمان نہ کیا۔ اور اُنہیں بتایا کہ جنگل میں اُسے ایک بم ملا اور وہ اُسے اپنے گھر لے گیا، اور وہ چاہتا ہے کہ وہ اُس بم کو اُس کے گھر سے لے جائیں۔ پولیس نے اُسے گھر میں انتظار کرنے کو کہا اور کہا کہ وہ (پولیس) ایک گھنٹے میں اُس کے پاس اُس بم کو لینے آجائے گی۔ درحقیقت وہ اِس سے بھی پہلے آ گئے!! مگر وہ بڑی تعداد میں پولیس سپیشل فورسس، اِنٹیلی جنس کے اہلکار اور بکتر بند گاڑیاں بھی اپنے ساتھ لائے۔ اُنہوں نے گھر کو گھیر لیا، اُس پر دھاوا بول دیا، گھر کی تلاشی لی اور اُس شخص کو گرفتار کر کے بم کے ہمراہ اپنے ساتھ لے گئے۔

اُنہوں نے اُس پر بم اور دھماکہ خیز مواد کو غیر قانونی طور اپنے پاس رکھنے پر کیس (مقدمہ) درج کر دیا، لیکن کیس کی تفصیل میں اِس کا ذکر نہ کیا کہ یہ تو وہ شخص تھا جس نے اُنہیں بم کی اطلاع دی اور اپنے گھر سے نکال لیجانے کو کہا، بلکہ اُنہوں نے لِکھا کہ اِنٹیلی جنس ایجنسیوں اور پولیس نے اپنے تجربے اور مشاہدات سے یہ پتا لگایا ہے کہ وہ بم اُسی شخص کے پاس تھا، اور اُنہوں نے لوگوں کو پیش آنے والے بڑے خطرے سے بچالیا، اور اِس وجہ سے اُسے سات سال کی قید سنا دی گئی۔

میں ایک اور شخص کو جانتا ہوں جو جزیرۂ عرب میں رہتا تھا، کہ جہاں حکومتی علماء (علماءِ سوء) ہمیشہ لوگوں کو تکفیر سے متعلق احکامات سمجھنے سے دُور رکھتے ہیں، اُنہیں اِس سے ڈراتے ہیں اور اِس سے بچنے کو کہتے ہیں۔ وہ

حکومتوں (حکمرانوں) اور اُن کے حمایتی ومعاونین کی تکفیر کو دین میں اِنتہا پسندی، تکفیریوں کا راستہ، اور خوارج کا مذہب قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا اُس شخص نے حکمرانوں اور اُن کی افواج سے متعلق اللہ کے احکامات جاننے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی۔ تو یہ اُن کے متعلق کیا گمان کرے گا اگر یہ اُنہیں نماز پڑھتے دیکھے؟؟ یا اگر اُن کے ماتھے پر سجدوں کا نشان دیکھ لے؟!

ہمارے ایک دوست کو فلسطین میں یہودیوں کے خلاف اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی طرف اُس کے جذبات نے سوچنے پر مجبور کر دیا، اور وہ معجزانہ طور پر یہودی علاقے کی سرحدوں پر مامور اُردن فوجیوں کی نظر میں آئے بغیر اپنے خود کار اسلحے سمیت دریا سے نکلنے میں کامیاب (بھی) ہو گیا۔ وہ یقیناً نہیں جانتا تھا کہ یہ اِس رات کے وقت یہودیوں کے خلاف حفاظت اور جاسوسی پر مامور ہیں، ورنہ اُس نے اُن پر انحصار نہ کیا ہوتا اور اپنے اقدام میں اُن کو شریکِ راز نہ کرتا۔ جب اُس نے دریا عبور کر لیا تو اُسے شدید پیاس محسوس ہوئی اور اُسے یاد آیا کہ وہ اپنے ساتھ پانی بھی نہیں لایا ہے۔ تو وہ واپس گیا اور اپنی سادگی اور بھولے پن کی بناء پر وہ اُن سپاہیوں کے پاس پانی مانگنے چلا گیا۔ اُس کا دِل اُن کی طرف مزید نرم ہو گیا جب اُس نے اُس چوکی پر پہنچ کر ایک سپاہی کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ جب وہ سپاہی نماز سے فارغ ہو گیا اور ہمارے اُس دوست کے ہاتھ میں بندوق دیکھی تو اُس نے پوچھا کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے۔ اپنے بھولے پن کی وجہ سے ہمارے اُس دوست نے اُس سپاہی کے سامنے اپنا ارادہ بیان کرنے میں ذرہ دیر بھی نہیں لگائی اور اُس سے پانی طلب کیا۔ تو سپاہی نے اُسے پانی دیا اور اُسے اپنی بندوق دِکھانے کو کہا - اور یہاں پر میں ذرہ رُکوں گا موازنہ کیلئے، اور یاد کیجئے ابوبصیر (رضی اللہ عنہ) کو اور (یاد کیجئے اُس) ایک مؤمن کی ہوشیاری کو، اور جب اُنہوں نے اُن سے جنہوں نے اُنہیں گرفتار کیا، بڑی چالاکی سے اپنی کی تلواریں دکھانے کو کہا، کہ جس کے بعد اُنہوں (رضی اللہ عنہ) نے اُن میں سے ایک کو قتل کر کے اپنی سلامتی یقینی بنائی ① - لیکن جہاں تک تعلق ہے ہمارے اِس دوست کا، تو یہ وہ ہے جس نے اپنی سادگی اور بھولے پن کی وجہ سے اُس سپاہی کو اپنی بندوق دے دی اور اُس پر بھروسہ کیا!! اِس نے اُسے بہت نقصان پہنچایا کیونکہ اُس سپاہی نے فوراً یہ کہتے ہوئے اُس بندوق سے فائر کرنا شروع کر دیا کہ وہ اِس بندوق کو (محض) جانچ رہا ہے، لیکن حقیقت میں وہ اپنے افسروں کو متنبہ کر رہا تھا، کہ جو اِشارہ سنتے ہی اُس جگہ پر پہنچ گئے۔ اُنہوں نے اُسے گرفتار کر لیا اور ریاست کی سلامتی کورٹس میں لے گئے، اور اُسے سات سال قید کی سزا سنائی گئی۔

① یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ صحیح بخاری، کتاب الشروط، ح ۲۷۳۱ و ۲۷۳۲ میں موجود ہے۔

اے میرے بھائیو! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعات سچے ہیں، اور (وہ سب) میرے ملک کے قید خانوں میں موجود ہیں۔ یہ میرے تخیل کے گھڑے ہوئے نہیں بلکہ اِس طرح کے تو کئی ایک واقعات ہیں۔ وہ المناک واقعات جو اِن سے جنم لیے اُن کی بڑی وجہ دشمنانِ دین سے متعلق اچھے خیالات رکھنا، مجرموں کے راستے کو واضح نہ کرنا، اور اُن کی شیطانی حقیقت کو نہ جاننا، جہاد میں شریک لوگوں کے خلاف سازشوں اور دشمنانِ دین کے ساتھ اتحاد کو نہ سمجھنا ہی ہے۔

اُن کے نزدیک (کسی کام کا) اختتام (نتیجہ) ہی ذریعوں (آمدنی) کو صحیح ثابت کرنے کی دلیل ہے، اور (اُن کے نزدیک) مجاہدین کے جہاد میں روڑے اٹکانے میں اور ظالموں کے تخت کو بچانے کی غرض سے کسی بھی راستے پر چلنے میں کوئی برائی نہیں چاہے وہ عزت والا راستہ ہو یا ذلت آمیز۔

اُن کی بنیادیں جھوٹ میں سے ایک ہیں، اور اُن کا راستہ فریب اور دھوکے کا راستہ ہے۔

وہ کسی مؤمن کے معاملے میں رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی عہد کا [۲].....

وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کرو جس طرح کہ اُنہوں نے کفر کیا [۳].....

وہی (اصل) دشمن ہیں، لہٰذا آپ ان سے بچیں، اللہ انہیں ہلاک کرے وہ کہاں پھرے جاتے ہیں [۴].....

جو کوئی بھی اِن معاملات سے واقف نہیں، اُنہیں نہیں جانتا اور اُن مجرموں (بدکاروں) کے راستے سے ناواقف ہے، تو جہاد کو اُسکے بھولے پن اور احمق پن کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں..... ویسے ہی جیسے اِسے مزید ناکامی و شکست کی کوئی ضرورت نہیں۔

---

[۲] دیکھئے التوبة: ۱۰

[۳] دیکھئے النساء: ۸۹

[۴] دیکھئے المنٰفقون: ٤